Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۷۷-۴۲ | جمعرات - ۵ شوال ۱۴۱۲ھ - ۹ شہادت ۱۳۷۱ہش - ۹ اپریل ۱۹۹۲ء | نمبر ۸۲

محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ و امیر مقامی کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

ربوہ - ۸ اپریل - مکرم ڈاکٹر لطیف احمد صاحب قریشی فضل عمر ہسپتال ربوہ نے آج سوا بارہ بجے بعد دوپہر محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی صحت کے بارہ میں مندرجہ ذیل رپورٹ بھجوائی ہے۔

"۵ - اپریل کے دل کے حملے کے بعد دل کی کمزوری کی کیفیت بدستور قائم ہے۔ اور تشویش کا باعث ہو رہا ہے اسی کی وجہ سے سانس لینے میں دقت ابھی تک چل رہی ہے۔ کل شام سانس کی تکلیف کا شدید دورہ ہوا لیکن ادویہ دینے کے بعد اللہ کے فضل سے بہتر ہو گیا۔ ۶ - اپریل کو کرنل نوری صاحب پروفیسر آف کارڈیالوجی راولپنڈی سے معائنہ کے لئے تشریف لائے اور علاج میں اُن کا مشورہ بھی شامل ہے۔ اس کے علاوہ حضور انور کی تجویز کردہ ہومیوپیتھک ادویہ بھی باقاعدگی سے دی جا رہی ہیں۔ غرض تمام ممکنہ تدابیر کی جا رہی ہیں۔

احباب جماعت سے عاجزانہ درخواست ہے کہ درد و الحاح سے مکرم صاحبزادہ صاحب کی کامل شفایابی کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور خصوصی دعا کریں کیونکہ اصل شافی مطلق تو وہی ذات ہے اور اس کی جناب میں کوئی کام بھی مشکل نہیں ہے۔"

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"اصلاحِ نفس کے لئے نری تجویزوں اور تدبیروں سے کچھ نہیں ہوتا ہے۔ جو شخص نری تدبیروں پر رہتا ہے وہ نامراد اور ناکام رہتا ہے۔ کیونکہ وہ اپنی تدبیروں اور تجویزوں ہی کو خدا سمجھتا ہے، اس واسطے وہ فضل اور فیض جو گناہ کی طاقتوں پر موت وارد کرتا ہے اور بدیوں سے بچنے اور اُن کا مقابلہ کرنے کی قوت بخشتا ہے وہ انہیں نہیں ملتا۔ کیونکہ وہ خدا تعالیٰ سے آتا ہے، جو تدبیروں کا غلام نہیں تھا۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۵۰۴)

"جب تک اللہ تعالیٰ سے محبتِ ذاتی پیدا نہ ہو تو ایمان بڑے خطرہ کی حالت میں ہے۔ لیکن جب ذاتی محبت ہو جاتی ہے تو انسان شیطان کے حملوں سے امن میں آجاتا ہے۔ اس ذاتی محبت کو دُعا سے حاصل کرنا چاہیئے۔ جب تک یہ محبت پیدا نہ ہو انسان نفسِ امّارہ کے نیچے رہتا ہے اور اس کے پنجہ میں گرفتار رہتا ہے اور ایسے لوگ جو نفسِ امّارہ کے نیچے ہیں اُن کا قول ہے "ایہہ جہان مٹھا اگلا کن ڈٹھا" یہ لوگ بڑی خطرناک حالت میں ہوتے ہیں۔ اور لوّامہ والے ایک گھڑی میں ولی اور ایک گھڑی میں شیطان ہو جاتے ہیں۔ اُن کا ایک رنگ نہیں رہتا کیونکہ اُن کی لڑائی نفس کے ساتھ شروع ہوتی ہے جس میں کبھی وہ غالب اور کبھی مغلوب ہوتے ہیں تاہم یہ لوگ محلِ مدح میں ہوتے ہیں۔ کیونکہ اُن سے نیکیاں بھی سرزد ہوتی ہیں اور خوفِ خدا بھی اُن کے دل میں ہوتا ہے۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۵۰۸)

وقف نو میں بچے پیش کرنے والے خوش قسمت والدین کیلئے

پیارے امام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام - فرمایا

"میں جماعت کے اس حصّے کو نصیحت کرتا ہوں جس کو خدا تعالیٰ نے وقف نو میں شمولیت کی توفیق عطا فرمائی کہ وہ تحریک جدید کی ہدایات کے مطابق اپنے بچّوں کی تیاری میں پہلے سے زیادہ بڑھ کر سنجیدہ ہو جائیں اور بہت کوشش کرکے ان واقفین کو خدا تعالیٰ کی راہ میں عظیم الشان کام کرنے کے لئے تیار کرنا شروع کریں۔" فرمایا

"یہ بچے قربانی کے مینڈھے سے بہت زیادہ عظمت رکھتے ہیں۔ اور ان کے ماں باپ کو اس سے بہت زیادہ محبت سے ان کو خدا کے حضور پیش کرنا چاہیئے۔ جتنی محبت خدا کی راہ میں بکرا ذبح کرنے والا اس کی تیاری کرتا ہے یا مینڈھے کی تیاری کرتا ہے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ یکم دسمبر ۱۹۸۹ء)

دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ بنی نوع انسان کو عقل، تقویٰ اور انصاف عطا کرے

اقتباس از خطبہ فرمودہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرّابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

"کمزور ملکوں کے لئے دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کے دل میں انصاف پیدا کرے۔ ان کے دل میں رحم پیدا کرے ان کو اپنی اخلاقِ نو کی توفیق بخشے کیونکہ طاقت ور قوم کا طاقت سے مقابلہ نہیں ہو سکتا لیکن طاقتور قوموں کا اعلیٰ اخلاق کے ساتھ ضرور مقابلہ ہو سکتا ہے۔ یہ راز ہے جو قرآنِ کریم نے ہمیں سمجھایا ہے۔ پس اگر کوئی قوم اخلاقی لحاظ سے مضبوط ہو جائے اور اپنے نوک پلک درست کرلے اور اپنے اندر توازن پیدا کرے اور حرص و ہوا سے باز آجائے اور قناعت کی زندگی بسر کرنا سیکھ جائے اور غربت میں ہی اپنی غریبانہ جنّت بنانے کی اہلیت پیدا کرے تو ایسی قوم پر دُنیا کی کوئی طاقت حکومت نہیں کر سکتی۔ اعلیٰ اخلاق سے بڑھ کر انسان کا کوئی دفاع نہیں ہے۔ پس تیسری دنیا کے ملکوں کو میں بار بار یہ نصیحت کرتا ہوں کہ اپنی اندرونی اصلاح کریں اپنے اخلاق درست کریں۔ اپنے اندرونی تعلقات کو درست کریں۔ انکسار پیدا کریں اور فی الحال غیر قوموں پر انحصار کو اگر فوری طور پر ترک نہیں کر سکتے تو کم سے کم یہ منصوبہ بنائیں کہ جتنی جلد ہو سکے گا آپ غیر قوموں پر انحصار سے توبہ کریں گے اور خود داری کی زندگی بسر کریں گے خواہ غریبانہ ہو۔ اگر یہ نصیحت تیسری دُنیا نے مان لی اور جماعت نے دُعائیں کیں اور وہ مقبول ہوئیں اور اگر سب نے نہیں تو آہستہ آہستہ بعض ملکوں

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دارالنصر غربی ۔ ربوہ | قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

۹ شہادت ۱۳۷۱ ہش ۔ ۹ اپریل ۱۹۹۲ء

حضرت سیّدہ آصفہ بیگم صاحبہ

(اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرماتا رہے)

حضرت سیّدہ آصفہ بیگم صاحبہ حرم محترم حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایّدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کے انتقال پُرملال کی خبر احباب جماعت کو الفضل کے ایک ضمیمہ کے ذریعہ دی جا چکی ہے۔ وفات کے اگلے روز لندن میں حضرت سیّدہ موصوفہ کی نماز جنازہ ادا کی گئی اور ربوہ میں عید کی نماز کے بعد بیت اقصیٰ میں نماز جنازہ غائب ادا کی گئی۔ ہم اللہ ہی کے لئے ہیں اور اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔

حضرت سیّدہ موصوفہ کی علالت نے طوالت اختیار کر لی۔ جماعت نے خشوع و خضوع کے ساتھ دعائیں کیں صدقات دئے اور آپ کا علاج بھی پوری توجہ کے ساتھ اور بہتر سے بہتر معالجوں کے ذریعہ کروایا گیا۔ لیکن اللہ تعالیٰ کو جو منظور تھا وہی ہُوا۔ اور آپ نے ۲ اور ۳ اپریل کی درمیانی شب کو لندن کے وقت کے مطابق بارہ بج کر تین منٹ پر (اور پاکستان کے وقت کے مطابق چار بج کر تین منٹ پر) اپنی جان جانِ آفریں کے سپرد کر دی۔

بیوی کا وجود یوں تو ہر خاوند کے لئے نہائت قیمتی ہوتا ہے۔ کہتے ہیں وہ دونوں ایک گاڑی کے دو پہیئے ہوتے ہیں لیکن ایک جماعت کے امام کی زوجۂ محترمہ تو ایک رنگ میں ساری جماعت کی ساری مستورات کے لئے نمونہ ہونے کے باعث اور ان کی تربیت کا خیال رکھنے کی وجہ سے حضرت بیگم صاحبہ حضرت امام جماعت ایّدہُ اللہ بنصرہِ العزیز کی اہم ساتھی تھیں شریکِ حیات بھی اور شریکِ کار بھی۔ آپ کی وفات سے جو صدمہ حضور انور کو ہُوا ہے اس کا اندازہ لگانا بھی مشکل ہے اور جماعت کے نقصان کا بھی اندازہ لگانا کوئی آسان کام نہیں۔

اس موقعہ پر حضور انور نے اپنے پیغام میں ساری جماعت کو تلقین فرمائی ہے کہ صبر سے کام لیں۔ ہم سوچتے ہیں کہ تعزیت تو ہوتی ہی اس لئے ہے کہ صبر کی تلقین کی جائے۔ ہم حضور انور سے کیا تعزیت کریں۔ حضور تو ہمیں صبر کی تلقین فرما رہے ہیں۔ کہا جا سکتا ہے کہ حضور جماعت سے تعزیت فرما رہے ہیں۔ اس کے باوجود دُکھی دلوں کے ساتھ ہم حضور کی خدمت میں تعزیت پیش کرتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہیں۔ کہ حضور کا معین و مددگار ہو اور حضور کو صحت و تندرستی کے ساتھ فعّال لمبی عمر سے نوازے اور حضور کا ہر لمحہ اور کام کا ہر حصّہ حضرت بیگم صاحبہ کے لئے جزا کی حیثیت اختیار کر لے اور آپ کے درجات بلند فرماتا رہے۔

تم میرے ساتھ چلو تو چلوں گا میں
تم میرے رہنما بھی ہو اور ہمسفر بھی ہو
ہاتھوں میں ہاتھ دے کے مسافت کٹے گی خوب
میری دُعا ہو اور دعا کا اثر بھی ہو

ـــــ ابوالاقبال

آج مہنگی ہیں ضروریاتِ انسانی بہت
آدمی کی جان کی لیکن ہے ارزانی بہت

پِس رہی ہے ظلم کی چکّی میں مخلوقِ خدا
بحرِ استبداد میں پیدا ہے طُغیانی بہت

توڑتے ہیں بے گناہوں پر مصائب کے پہاڑ
بَرما و کشمیر میں ہے رقصِ شیطانی بہت

عدل کی زنجیر باقی ہے نہ وہ عادل ملوک
یُوں تو کہنے کو ہیں اب بھی ظلِّ سبحانی بہت

ان کے منصوبوں میں جولاں ہیں یہ سرمایہ دار
امن کی تدبیر کم ہے فتنہ سامانی بہت

فتح ہوتے ہیں دلِ اعداء بھی حُسنِ خُلق سے
قیمتی شے ہے مِری جاں خندہ پیشانی بہت

پردہ پوشی کر مرے آقا کہ تُو ستّار ہے
میری تقصیروں کی ہے فہرست طُولانی بہت

رحمت اللہ شاکر

ضروری اعلان برائے سہ سالہ انتخاب عہدیداران جماعتہائے احمدیہ پاکستان

از یکم جولائی ۱۹۹۲ء تا ۳۰ جون ۱۹۹۵ء

جملہ جماعتہائے احمدیہ پاکستان کی آگاہی کے لئے بذریعہ اخبار الفضل اعلان کیا جاتا ہے کہ عہدیداران جماعتہائے احمدیہ کے موجودہ سہ سالہ تقرر کی معیاد ۳۰ جون ۱۹۹۲ء کو ختم ہو رہی ہے۔ آئندہ تین سالوں یکم جولائی ۱۹۹۲ء تا ۳۰ جون ۱۹۹۵ء کے لئے عہدیداران جماعتہائے احمدیہ کے انتخابات جلد از جلد کروائے جانے مطلوب ہیں۔ جس کے لئے ۱۵ اپریل ۱۹۹۲ء کی میعاد مقرر کی جاتی ہے۔ اس معیاد کے اندر تمام عہدیداران کے انتخاب ہو کر نظارتِ علیاء میں پہنچ جائیں۔ تاکہ ضروری کارروائی کے بعد بروقت جماعتوں کو نئے عہدیداران کی منظوریاں بھجوائی جا سکیں۔

جملہ انتخابات عہدیداران قواعد کے مطابق ہونے چاہئیں تاکہ ان کو مکمل کروانے پر سلسلہ کا قیمتی وقت ضائع نہ ہو۔

جملہ امراء مقامی و صدر صاحبان اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ انتخاب عہدیداران کے وقت انتخابی میٹنگ (یا مجلس انتخاب) کا صدر ایسے دوست کو نامزد کیا جائے جس کا نام امیر مقامی یا صدر مقامی کے عہدہ کے لئے پیش نہ ہو سکتا ہو۔ بہتر ہو گا کہ عہدیداران کا انتخاب مربیان سلسلہ و معلمین و انسپکٹران مال آمد یا امیر ضلع یا ان کے کسی نمائندہ کی زیرِ صدارت کروایا جائے۔

(ناظر اعلیٰ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت میر محمد اسحاق صاحب

ہستی باری تعالےٰ

۔ دنیا میں جس قدر چیزیں ہم کو نظر آتی ہیں۔ سب مرکب ہیں۔ کوئی بھی مفرد نہیں۔ ہوا کو لو۔ وہ بھی مختلف گیسوں سے مرکب ہے۔ پانی بھی مرکب ہے۔ غرض دنیا مرکبات کا مجموعہ ہے۔ ان مرکبات کا کوئی جوڑنے والا اور مرکب کرنے والا تسلیم کرنا پڑے گا۔ اور وہی خدا ہے لیکن اگر کہو۔ کہ یہ خود بخود مرکب ہوتے ہیں۔ اور مرکب ہونا ان کی خاصیت ہے۔ تو ہم کہتے ہیں۔ کہ یہ غلط ہے۔ کیونکہ اگر مرکب ہونا ان کا خاصہ ہے تو چاہیئے کہ جب ہم ان چیزوں کو توڑ دیں۔ تب بھی وہ دوبارہ مرکب ہو جایا کریں۔ کیونکہ بقول تمہارے مرکب ہونا ان کا اپنا خاصہ ہے۔ لیکن ایسا نہیں ہوتا۔ دیکھو جب ہم ایک درخت سے اس کے پھل پھول پتے شاخیں۔ ٹہالیاں تنے جدا کر دیں۔ تو وہ پھر کبھی نہیں جڑتے اس سے معلوم ہوا کہ جڑنا اور مرکب ہونا درخت کا اپنا خاصہ نہیں۔ ورنہ توڑنے کے بعد پھر دوبارہ جڑ جاتا اور جب یہ ثابت ہو گیا۔ کہ مرکب ہونا چیزوں کا اپنا خاصہ نہیں تو لامحالہ ایک مرکب کرنے والا ماننا پڑیگا۔ یہ بات گھڑے سے خوب حل ہوتی ہے۔ گھڑا پہلے مٹی تھا لیکن ایک شخص نے اپنے ارادہ سے اس مٹی کو پانی سے مرکب کیا۔ پھر ایک خاص صورت بنائی۔ پھر اسے آگ میں ڈالا اور تب جاکر وہ گھڑا بنا۔ اب بتاؤ کہ وہ گھڑا خود بخود بنا یا اسے کسی نے بنایا۔ اگر کہو خود بخود بنا۔ تو ہم کہتے ہیں آؤ اسے تھوڑی دیر کے لئے توڑ دیں۔ پھر دیکھیں کہ آیا یہ دوبارہ ویسا بن جاتا ہے ہرگز نہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ گھڑے نے موجودہ صورت خود بخود اختیار نہیں کی۔ بلکہ اس کا بنانے والا ضرور موجود ہے۔ اسی طرح دنیا کی تمام چیزیں مرکب اور ایک خاص صورت پر ہیں۔ اگر کہو کہ وہ خود بخود اس ترکیب سے اور اس ہیئت پر ہیں۔ تو یہ تو صریحاً غلط ہے۔ ان کو توڑ کر دیکھ لو۔ دوبارہ کبھی خود بخود نہ بن سکیں گی۔ اس سے معلوم ہوا کہ ان کا ترکیب دینے والا کوئی اور موجود ہے۔

۔ سورج روشنی دیتا ہے۔ کھیتیاں پکاتا ہے۔ ہمیں گرمی پہنچاتا ہے۔ گندے اجرام ہلاک کرتا ہے۔ چاند رات کی مشعل ہے میوے پکاتا ہے۔ مد و جزر پیدا کرتا ہے۔ پانی ہماری پیاس بجھاتا ہے۔ ہمارے اور بہت سے کاموں میں کار آمد ہے۔ غرض دنیا میں بہت سی چیزیں ہیں انسان کو فائدہ پہنچاتی ہیں ان کے متعلق تین ہی صورتیں عقل میں آ سکتی ہیں۔ یا تو کہا جاوے کہ سب اتفاقی ہیں لیکن یہ بات بالکل غلط ہے۔ کیونکہ اتفاقیہ وہی بات ہوتی ہے جو کبھی ہو اور کبھی نہ ہو۔ لیکن سورج کا چڑھنا اتفاقیہ نہیں ہر روز چڑھتا ہے۔ اور وقت معین پر غروب ہوتا ہے۔ اور جب سے دنیا بنی اور انسانی تاریخ گواہی دیتی ہے۔ یہی ہوتا چلا آیا۔ کہ وقت مقررہ پر سورج نکلا۔ اور مقررہ وقت پر ہی غروب ہوا۔ گرمی ہو۔ سردی ہو۔ برسات ہو۔ بہار ہو۔ خزاں ہو۔ ہمیشہ طلوع ہوا۔ اور ہمیں روشنی بخشی ہماری کھیتیاں پکائیں۔ اسی طرح چاند کا بھی یہی حال ہے۔ پانی کو لو۔ وہ بھی ایسا ہی پایا جاتا ہے۔ اس سے یہ نتیجہ نکلا کہ سورج کا چڑھنا۔ چاند کا طلوع ہونا۔ پانی کا پیاس بجھانا اتفاقیہ نہیں۔ کیونکہ اتفاقیہ اسے کہتے ہیں جو کبھی ہو کبھی نہ ہو کیا کبھی وہ لڑکا جو روز مدرسہ میں حاضر ہوتا ہو۔ وہ کبھی کہہ سکتا ہے کہ میں مدرسہ میں اتفاقیہ جایا کرتا ہوں۔ دوسری صورت یہ ہے کہ یہ باتیں اتفاقیہ نہیں ہوتیں بلکہ سورج۔ چاند۔ پانی اپنے ارادہ اور مرضی سے ایسا کرتے ہیں۔ مثلاً سورج خود مہربانی سے انسانوں پر رحم کرنے کے لئے دن کو نکلتا اور رات کو غروب ہوتا ہو۔ اور ہمارے آرام کے لئے وہ اناج۔ غلے پکاتا ہو۔ اور چاند بھی اپنی مرضی سے نکلتا اور چھپتا ہے۔ اور پانی بھی جان بوجھ کر ہماری مرضی سے ہماری پیاس بجھاتا ہے۔ سو اس صورت میں چاہیئے کہ دہریئے بجائے ایک خدا ماننے کے بہت سے خداؤں کا اقرار کریں۔ سورج کا بھی شکریہ ادا کریں اور اس کی عبادت کریں۔ اور اس کے حضور عرض کریں کہ اے ہمیں روشنی کرنیوالے ہمیں اناج اور غلے دینے والے تو ہم سے خوش رہ اور کبھی ہم سے ناراض نہ ہونا۔ کیونکہ اگر تو ناراض ہوا تو ہم کہیں کے نہ رہیں گے۔ اسی طرح چاند کی بھی پرستش کریں اور پانی کو بھی پوجیں کیونکہ جب یہ چیزیں اپنے ارادہ اور اپنی مرضی سے ایسا کرتی ہیں تو ہو سکتا ہے کہ ایک دن ایسا کرنا چھوڑ دیں۔ کیونکہ مختار جو ہوئیں کسی کی قید میں تو وہ نہیں ہیں۔ دیکھو ایک شخص ایک کام اپنے ارادہ سے اور اپنی مرضی اور خوشی سے کرتا ہے وہ اس بات پر بھی قادر ہے کہ وہ ایک وقت میں اسے چھوڑ دے۔ اس لئے چاہیئے کہ دہریہ لوگ سورج۔ چاند اور پانی۔ ہوا وغیرہ کی عبادت کریں ان کو پوجیں ان سے دعا وغیرہ کریں۔ کیونکہ وہ اپنی مرضی اور خوشی سے ایسا کرتے ہیں۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ ناراض ہو کر ہمیں تباہ کر دیں۔ غرض اگر یہ مانا جاوے کہ سورج اور چاند وغیرہ کے فوائد اور منافع اتفاقیہ نہیں بلکہ وہ اپنی خوشی اور ارادہ سے ایسا کرتے ہیں۔ تو پھر بجائے ایک خدا کے بہت سے وجود قابل عبادت ہو گئے۔ چنانچہ اسی لئے بعض قومیں کواکب پرست اور شمس و قمر پرست ہیں۔

تیسری صورت: یہ ہے کہ نہ یہ تمام باتیں اتفاقیہ ہیں۔ اور نہ سورج چاند وغیرہ اپنی مرضی اور خوشی سے چڑھتے اور غروب ہوتے ہیں۔ بلکہ کوئی ان پر حکمران ہے جس کے قبضۂ قدرت میں یہ سب چیزیں ہیں جس کے حکم سے چڑھتے اور غروب ہوتے ہیں۔ اس تیسری صورت کو تسلیم کرتے ہوئے ہم کہیں گے کہ اسی متصرف کو ہم خدا کہتے ہیں۔ اور یہی اس کے وجود کی دلیل ہے۔ غرض دنیا کے کارخانہ اور اس کے نظام کے متعلق تین ہی صورتیں ہیں۔ یا تو کہا جاوے کہ یہ سب کچھ اتفاقیہ ہیں تو اعتراض ہوتا ہے کہ اتفاقیہ نہیں۔ کیونکہ ایک بے نظیر باقاعدگی پائی جاتی ہے۔ اور اتفاقیہ کام تو وہ ہوتا ہے۔ جو کبھی ہوا اور کبھی نہ ہوا۔ دوسری صورت یہ ہے کہ ہوا۔ پانی۔ سورج۔ چاند سب اپنی مرضی سے کام کرتے ہیں۔ تو یہ بھی دہریہ نہیں مانتے۔ اور اگر مانیں تو پھر دہریہ نہیں رہتے کیونکہ ایک خدا چھوڑا نہیں بہت سے خدا ماننے پڑیں گے اور ان سب چیزوں کی پرستش کرنی پڑے گی۔ اور ان سب کا شکریہ ادا کرنا پڑے گا۔ تیسری صورت یہ ہے کہ یہ سب چیزیں اپنی مرضی سے کام نہیں کرتیں۔ بلکہ کسی کے حکم سے۔ پھر بھی دہریوں کا مذہب باطل ہو گیا۔ کیونکہ اسی حاکم کو ہم خدا کہتے ہیں۔

۔ دنیا کے وجود کے متعلق دو باتیں ہو سکتی ہیں۔ یا تو یہ کہ وہ خود بنی ہے۔ دوسرے یہ کہ اسے کسی نے بنایا ہے۔ اگر کہو کہ خود بخود بنی ہے تو یہ غلط ہے۔ کیونکہ عدم سے وجود میں آنا ایک فعل ہے اور فعل بغیر فاعل کے نہیں ہوتا۔ اور فاعل ہمیشہ اپنے فعل سے پہلے موجود ہوتا ہے۔ سو اگر اس عدم سے وجود میں آنے کا فاعل خود دنیا ہے۔ تو اس کے یہ معنے ہوئے کہ دنیا اپنے خود بننے سے پہلے بھی موجود تھی۔ کیونکہ خود بخود بن جانا ایک فعل ہے اور دنیا اس کی فاعل۔ اور فاعل فعل سے پہلے موجود ہوتا ہے اس لئے نتیجہ یہی نکلے گا کہ دنیا اپنے پیدا ہونے سے پہلے بھی موجود تھی۔ حالانکہ یہ بات ایسی بیہودہ ہے کہ ایک بچہ بھی جانتا ہے کہ کوئی چیز اپنے پیدا ہونے اور بننے سے پہلے نہیں ہوتی اس بات کا اللہ تعالےٰ قرآن مجید میں رد کرتا ہے۔ خیر یہ بات تو اس طرح باطل ہوئی۔ اب دوسری بات لو یعنی یہ کہ دنیا خود بخود نہیں بنی۔ بلکہ اس کا بنانے والا کوئی ایک وجود ہے۔ سو یہ بات واقعہ میں درست ہے۔ اور اس بنانے والے کو ہم خدا کہتے ہیں۔

۔ دہریوں کا یہ دعویٰ کرنا کہ ہم خود بخود دنیا میں پیدا ہوئے۔ یہ غلط ہے کیونکہ خود بخود پیدا ہونا ایک ترجیح ہے۔ یعنی نیست پر ہست کو ترجیح دی گئی اور ترجیح بلا مرجح ہوتی نہیں۔ ضروری کوئی مرجح ماننا پڑے گا۔ اگر دہریہ کہیں کہ خود مرجح ہیں تو یہ غلط ہے۔ کیونکہ مرجح ترجیح سے پہلے ہوتا ہے اور ہم اپنے عدم سے وجود میں آنے سے پہلے بھی موجود تھے۔ تو عدم سے وجود میں آنا کیسا۔ غرض ہم مرجح نہیں ہو سکتے۔ اور جب ہم نہ ہوئے تو کوئی اور ہو گا۔ بس اسی کو ہم خدا کہتے ہیں۔

۔ دنیا یا تو قدیم ہے۔ یا حادث۔ اگر کہو کہ قدیم ہے تو ہم کہتے ہیں کہ یہ غلط ہے۔ کیونکہ قدیم وہ چیز ہو سکتی ہے جو کسی اور کی محتاج نہ ہو۔ کیونکہ جس چیز کا قیام دوسروں کے سہارے ہو۔ وہ قدیم کس طرح ہو سکتی ہے ادھر ہم دنیا کی چیزوں کو دیکھتے ہیں۔ کہ سب کی سب محتاج ہیں۔ زمین اناج اگاتی ہے لیکن اس میں بھی وہ پانی کی محتاج ہے اگر پانی نہ برسے تو زمین اکیلی کیا کر سکتی ہے۔ پانی کھیتیوں کو فائدہ دیتا ہے لیکن اکیلا کچھ نہیں کر سکتا ہے۔ اگر زمین سے خوراک نہ پہنچے۔ تب بھی درخت نہ اگیں یا اگر سورج گرمی نہ پہنچائے تب بھی اناج پیدا نہ ہو۔ سو پانی بھی مستقل حیثیت نہیں رکھتا۔ اسی طرح سورج گرمی پہنچاتا ہے۔ مگر ہوا کا محتاج ہے۔ اگر ہوا نہ ہو

باقی صے پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین الملکی حالات ، واقعات ، شخصیات ــــــ لون سین

برطانیہ میں عام انتخابات

برطانیہ میں عنقریب عام انتخابات ہونے والے ہیں۔ جن لوگوں نے ان انتخابات میں حصہ لینے کا فیصلہ کیا ہے ان میں ۴۲، اقلیتی افراد ہیں اور ان چوبیس میں سے نو مسلمان ہیں ان میں سے پانچ مسلمان ایسے ہیں جو ڈیوڈ موسیٰ پڈکاک PIDCOCK کی اسلامک پارٹی کی طرف سے انتخابات میں حصہ لے رہے ہیں۔ مسٹر پڈکاک (جو عیسائیت سے مسلمان ہوئے تھے) کا سب سے زیادہ اہم نکتہ اس انتخاب کے لئے یہ ہے کہ برطانیہ میں ایسی اقتصادیات کو رواج دیا جائے جس میں سود کا نام و نشان نہ ہو۔ یہ پہلا موقعہ ہے کہ اسلامک پارٹی برطانیہ کے عام انتخابات میں حصہ لے رہی ہے اس سے قبل ایک شخص نے پارلیمنٹ کے ضمنی انتخاب میں حصہ لیا تھا لیکن اس کی زرِ ضمانت بھی ضبط ہو گئی تھی اس دفعہ اس پارٹی کے چار اشخاص بریڈ فورڈ سے حصہ لے رہے ہیں اور ایک لندن سے۔ بریڈ فورڈ میں بہت سے پاکستانی رہائش پذیر ہیں۔

جہاں تک کنزرویٹو پارٹی کا تعلق ہے اس نے بھی ایک مسلمان کو اپنا نمائندہ پیش کیا ہے۔ ان کا نام محمد ریاض ہے اور وہ بریڈ فورڈ کے ایک حلقے سے کھڑے ہوئے ہیں۔ اس شخص نے ایک لمبے عرصے تک لیبر پارٹی سے تعلق قائم رکھا لیکن بعد میں ٹوری (کنزرویٹو پارٹی) کے ساتھ شامل ہو گیا۔ ایک اور مسلمان جو انتخاب میں حصہ لے رہا ہے وہ ایک وکیل ہے اور اس کا نام محمد خمیسہ ہے۔ انہیں لیبر پارٹی کے نمائندے کے مقابلہ پر کنزرویٹو نے کھڑا کیا ہے۔ جہاں تک برطانیہ کے مسلمان ووٹروں کا تعلق ہے ان کے زیادہ تر مفاد نسلی امتیاز کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں۔ اور اس نسلی امتیاز کا ایک حصہ مذہب بھی ہے۔ حکومت چونکہ مسلمانوں کے مخصوص سکولوں کو دینی تعلیم کے لئے فنڈز مہیا نہیں کرتی۔ جیسا کہ یہودیوں کیتھولکس اور انیگلی کنز وغیرہم کو کرتی ہے۔ اس لئے وہ اپنے نمائندوں کے ذریعے حکومت پر زور دینا چاہتے ہیں۔

ہفتہ وار مسلم نیوز اخبار نے جو سروے کیا ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ لیبر پارٹی مسلمانوں کے ۲۶، فی صد ووٹ لے جائے گی اور کنزرویٹو پارٹی ۲۰، فی صد اور جہاں تک لبرل ڈیموکریٹ کا تعلق ہے۔ انہیں صرف ۶، فی صد ملیں گے۔ کہتے ہیں کہ جن لوگوں سے انتخابات کے متعلق پوچھا گیا۔ ان کا ۳۳، فی صد ایسا تھا۔ جنہوں نے اس بات کا اظہار کیا کہ وہ کسی کو ووٹ نہیں دیں گے۔ اس انتخاب کے لئے ۶۵۱، نشستیں ہیں اور ۲۹۰۰، افراد انتخاب لڑ رہے ہیں۔

جب ملکی انتخابات کی مہم چلائی جاتی ہے تو مقصد صرف یہ نہیں ہوتا کہ اپنے ساتھیوں کو اپنے ساتھ زیادہ مضبوطی کے ساتھ رکھنے کی کوشش کی جائے بلکہ مقصد یہ بھی ہوتا ہے کہ جو لوگ پہلے مخالف تھے اب انہیں موافق بنایا جائے اور انہیں اس بات پر مائل کیا جائے کہ وہ ووٹ انہیں دیں اسی لئے عام حالات میں کبھی ایسا نہیں ہوا کہ مہم چلانے والے اپنے ایسے مخالفین کے ساتھ جو ان کے جلسوں میں موجود ہوں سخت کلامی کریں۔ لیکن کہتے ہیں کہ گذشتہ روز برطانیہ کے وزیر اعظم جان میجر کو جب کچھ لوگوں نے اپنی مخالفت کا نشانہ بنایا تو انہوں نے ایسے الفاظ استعمال کئے جو گذشتہ ۳۰ سال میں کسی وزیر اعظم کے منہ سے نہیں سنے گئے۔ انہوں نے بالکل وہ صورت اختیار کر لی جو سڑکوں یا بازاروں میں کھوکھوں پر کھڑے ہو کر تقریر کرنے والے کرتے ہیں۔ شاید انہیں اس بات کا غصہ ہو کہ جو اندازے لگائے جا رہے ہیں۔ ان میں لیبر پارٹی ان کی اپنی کنزرویٹو پارٹی سے بہتر نظر آتی ہے۔ یہ بات بھی انہیں تحمل کے ساتھ سننی چاہیئے اور ایسی باتیں برداشت کرنے کا حوصلہ پیدا کرنا سیاسی رہنماؤں کے لئے ازحد ضروری ہے۔ دیکھیئے آئندہ جوں جوں یہ مہم تیز ہوتی ہے کیا گل انشانی سامنے آتی ہے۔ کنزرویٹو پارٹی کی حمایت کرنے والے اخبار "میل" نے گذشتہ روز ایک خبر شائع کی کہ لیبر پارٹی کے ایک مشیر جو ایک مالی کمپنی کے سربراہ ہیں اپنی تنخواہ سونے میں وصول کرتے ہیں تاکہ پونڈوں میں وصول کرنے سے انہیں ٹیکس نہ ادا کرنا پڑے۔ یہ بات درست ہے یا غلط اتنا ضرور کہا جا سکتا ہے کہ دونوں طرف سے پارٹیاں ایسے ایسے افسانے گھڑتی ہیں جن میں عوام الناس خوب خوب دلچسپی لیتے ہیں اور بعض اوقات ایسی باتوں کا ووٹروں پر اثر بھی ہو جاتا ہے۔ کسی کے ووٹ کم ہو جاتے ہیں اور کسی کے زیادہ۔

سوڈان میں صلیب احمر

سوڈان کی فوجی حکومت نے عالمی صلیب احمر کی ٹیم کو جو جنوبی سوڈان میں کام کر رہی ہے متنبہ کیا ہے کہ اگر اس نے باغیوں کی امداد بند نہ کی تو اسے ملک بدر کر دیا جائے گا۔ فوجی حکومت کے بیان میں کہا گیا ہے کہ اس ٹیم کے ساتھ جو معاہدہ کیا گیا تھا ٹیم نے اس کی خلاف ورزی کی ہے۔ معاہدہ تو یہ تھا کہ یہ جو امداد دینا چاہیں گے وہ جن ہاتھوں میں دی جانی چاہیئے ان کے علاوہ کسی کو نہیں دیں گے۔ لیکن یہ اپنے جہازوں کو ایسے علاقوں میں اتار رہے ہیں جہاں انہیں اس بات کی اجازت نہیں ہے اور ٹرانسپورٹ کو باغی "سوڈان پیپلز لبریشن آرمی" کے حوالے کر رہے ہیں۔ بیان میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ ٹیم باغیوں کے لئے کام کرنے کی خاطر چھوٹے چھوٹے بچوں کو بھرتی کر رہی ہے۔

بیان خاصا لمبا ہے۔ اور اس میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس ٹیم کو معاہدے کے مطابق چلنا چاہیئے اور حکومت کے جاری کردہ احکام اور قوانین کی پابندی کرنی چاہیئے۔ حکومت نے یہ بھی کہا ہے کہ اس ٹیم نے جنوبی سوڈان میں ایک جہاز بنایا ہے۔ جس کا نہ حکومت کو علم دیا گیا۔ نہ اجازت لی گئی اسی طرح اور بھی کئی الزام لگائے گئے ہیں اور ان الزامات کے لگائے جانے سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ عالمی صلیب احمر ٹیم کو کسی وقت بھی سوڈان سے نکالا جا سکتا ہے۔

تنظیم آزادی فلسطین

تیونس میں تنظیم آزادی فلسطین کے ایک اعلیٰ افسر نے کہا ہے کہ اگرچہ عرب اسرائیل گفت و شنید سے کوئی خاص اہمیت رکھنے والی بات تو سامنے نہیں آئی۔ لیکن اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ فلسطینیوں کو اس کا خاص حد تک فائدہ پہنچا ہے۔ سلیمان جو تنظیم آزادی فلسطین کی ایگزیکٹو کمیٹی کے ممبر ہیں نے INHUA کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ فلسطینیوں نے دنیا کو یہ بات باور کرا دی ہے کہ وہ قیام امن کے لئے سنجیدگی سے غور کر رہے تھے۔ اور وہ حقیقی طور پر چاہتے ہیں کہ عرب اسرائیل تنازعہ ختم ہو جائے۔ فلسطینیوں کا تقاضا ہے کہ یہودی بستیاں بنانی ختم کی جائیں۔ اور ان کا یہ مطالبہ بھی اب عالمی برادری کی سمجھ میں آنے لگا ہے اور اس کے لئے حمایت حاصل ہونی شروع ہو گئی ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی انہوں نے یہ بھی کہا کہ چونکہ اسرائیل ہٹ دھرمی کا مظاہرہ کر رہا ہے۔ اس لئے معلوم ایسا ہوتا ہے کہ گفت و شنید زیادہ آگے نہ بڑھ سکے گی۔ اگر ایسا ہوا تو نتائج نہایت ناخوشگوار اور خطرناک ہوں گے۔ انہوں نے کہا کہ اگر یہ گفت و شنید ناکام رہی تو ہم مجبور ہو کر اس معاملے کو اقوام متحدہ کی سیکورٹی کونسل میں لانا چاہیں گے۔ چین سے انہوں نے اس امید کا اظہار کیا کہ وہ اس معاملے میں زیادہ مثبت کردار ادا کرے۔

روس ـــ ایک اور انقلاب؟

سوویت یونین کے سابق وزیر خارجہ ایڈورڈ شیورناڈزے نے گذشتہ روز کہا کہ اس بات کا بہت قوی امکان ہے کہ روس میں ایک اور انقلاب آئے۔ انہوں نے مزید کہا کہ میں حالات کا جائزہ لیتا رہتا ہوں اور ان کا تجزیہ کرنے کے بعد اپنا فرض گردانتا ہوں کہ ملک کے باشندوں کو بتاؤں کہ اس بات کا قوی امکان ہے کہ کسی وقت بھی ایک اور انقلاب آ جائے۔ یہ بات انہوں نے پراودا سے کہی۔ انہوں نے مزید کہا کہ یہ خطرہ حقیقی خطرہ بنتا چلا جا رہا ہے۔ اگرچہ وہ یہ تو نہیں کہہ سکے کہ اسی انقلاب میں کس کس ہاتھ ہو گا۔ لیکن انقلاب کے آنے کے متعلق وہ نہایت پر یقین ہیں۔ انہوں نے کہا کہ آج کوئی شخص یہ نہیں کہہ سکتا کہ اس انقلاب کا ذمہ دار کون ہو گا۔ آج کیفیت ایسی ہے کہ اگر لوگ بھوک کی وجہ سے سڑکوں پر نکل آئے تو انہیں اس بات سے کون روک سکتا ہے اور اس بغاوت کو فرو کرنے کی کون طاقت رکھتا ہے۔ کیا اسے اسلحہ کے ساتھ فرو کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ اگر ایسا کیا گیا تو بہر حال کوئی نہ کوئی شخص تو ایسا کرنے کا حکم دینے والا ہو گا۔ اور اسی شخص کو ڈکٹیٹر کے نام سے پکارا جائے گا۔ اس وقت جن حالات میں سے ہماری ریاستیں گذر رہی ہیں یہاں پر چند گھنٹوں میں فیصلے کئے جا سکتے ہیں۔ یعنی چند گھنٹوں میں انقلاب لانے کا فیصلہ کیا جا سکتا ہے۔ جب وہ اپنی ریاست میں واپس پہنچے تو افسران بالا ان کے استقبال کے لئے موجود تھے۔ اس وقت انہوں نے کہا کہ میں ایک پرائیویٹ فرد کے طور پر یہاں نہیں آیا۔ میں ایک سیاست دان ہوں اور میں اب اپنے آپ کو اس

باقی صہ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کس نے کیا کہا؟

ڈاکٹر فرمان فتح پوری صاحب کہتے ہیں۔

نیاز یادگاری لیکچر کی تقریب گذشتہ دس سال سے ہر سال دسمبر کے مہینے میں خاص اہتمام سے منعقد کی جاتی ہے۔ اور اس میں پاکستان کے مشاہیر ادب کے ساتھ ساتھ ہندوستان کے بعض ممتاز ادیب بھی شرکت کرتے ہیں۔

۱۹۹۱ء کے خطبے کی تقریب انجمن ترقی اردو پاکستان اور ہمدرد فاؤنڈیشن پاکستان کے تعاون سے ۵ دسمبر کو نیپا آڈیٹوریم کراچی میں منعقد ہوئی۔ شہر کے تقریباً سارے ممتاز اہل قلم نے اس میں شرکت کی۔ سنجیدہ ادب کے پرستاروں کی اتنی بڑی تعداد جلسہ گاہ میں موجود تھی کہ نشستیں کم پڑ گئیں۔ بہتوں کو دیوار سے لگ کر کھڑے کھڑے مقالات سننے کی زحمت گوارا کرنی پڑی۔

ہندوستان کے نامور محقق جناب رشید حسن خان اور انجمن ترقی اردو (ہند) کے ممتاز نقاد خلیق انجم بطور خاص اس تقریب کے لئے مدعو کئے گئے تھے۔ جبکہ اسلام آباد سے اکادمی ادبیات پاکستان کے چیئرمین پروفیسر غلام ربانی آگرو اور لاہور سے پروفیسر ڈاکٹر وحید قریشی اور پروفیسر ڈاکٹر آغا سہیل ہماری خصوصی دعوت پر تشریف لائے تھے۔

جلسے کی میزبانی کے فرائض ممتاز افسانہ نگار و خاکہ نویس اور نگار کے معاون مدیر جناب امراؤ طارق صاحب نے انجام دئے۔ اور بحمد اللہ نہایت قرینے سے انجام دئے۔ پہلے انہوں نے سارے حاضرین کو خوش آمدید کہا پھر جلسے کی صدارت کے لئے کراچی یونیورسٹی کے وائس چانسلر پروفیسر ڈاکٹر سید التفاق علی سے گذارش کی۔ ڈاکٹر صاحب موصوف کے ساتھ جامعہ کراچی کے پروفیسر امیریطس ڈاکٹر ابواللیث صدیقی۔ پروفیسر غلام ربانی آگرو۔ پروفیسر ڈاکٹر آغا سہیل اور انجمن ترقی اردو پاکستان کے صدر جناب نورالحسن جعفری نے بھی مسند صدارت میں شرکت فرمائی۔

جناب رشید حسن خان صاحب نے "مشرقی شعریات اور نیاز فتح پوری" کے زیر عنوان خطبہ دیا جب کہ ڈاکٹر خلیق انجم صاحب نے اپنے خطبے میں "نیاز فتح پوری کی صحافتی خدمات" کو موضوع گفتگو بنایا۔ دونوں مقالے بہت فکر انگیز معلومات افزا اور خوش آہنگ تھے۔ سامعین نے پوری توجہ سے سُنا۔ مستفیض ہوئے۔ اور داد دی۔

خطبات کے بعد سوالات و جوابات کا سلسلہ شروع ہوا۔ اور اس نے اس ادبی اجتماع کو مزید جاندار بنا دیا۔

مسند نشین حضرات نے نیاز و نگار اور خطبات کے بارے میں یکے بعد دیگرے نہایت عالمانہ انداز میں اپنے تاثرات بیان کئے۔ اور جلسہ گاہ کی پوری فضائے علمی کا جائزہ لے کر اسکی کامیابی پر مبصرانہ روشنی ڈالی۔

آخر میں خطبہ نگار حضرات یعنی جناب رشید حسن خان صاحب اور ڈاکٹر خلیق انجم صاحب کی خدمت میں ۱۹۹۱ء کے نیاز فتح پوری ایوارڈ" نقرئی شیلڈ کی صورت میں اردو کے نامور شاعر اور انجمن ترقی اردو پاکستان کے سیکرٹری جناب جمیل الدین عالی صاحب نے پیش کئے۔ اردو زبان و ادب کے بہترین ناشر کو "نیاز فتح پوری ایوارڈ" اس بار جامعہ ملیہ دہلی کے جناب شاہد علی خان کو دیا گیا۔ یہ ایوارڈ اس سے پہلے "نفیس اکیڈمی کراچی" کے طارق اقبال صاحب اور اردو اکیڈمی سندھ کے عزیز خالد صاحب کو دیا جا چکا ہے۔

شاہد علی خان صاحب کا ایوارڈ دہلی سے آئے ہوئے مہمان خطبہ نگار ڈاکٹر خلیق انجم صاحب نے وصول کیا اور مکتبہ جامعہ دہلی کی تازہ ترین مطبوعہ کتابوں کا ایک سیٹ بھی "حلقہ نیاز و نگار" کو پیش کیا۔ جلسے کے میزبان امراؤ طارق صاحب نے سامعین سے ان کتابوں کا تعارف کراتے ہوئے شاہد علی خان صاحب کا شکریہ ادا کیا۔

اس ادبی اجتماع کی ایک قابل ذکر بات یہ بھی ہے کہ اسمیں صف اوّل کی افسانہ نگار محترمہ جیلانی بانو اور تاریخ کے نامور سکالر ڈاکٹر انور معظم صاحب نے بھی شرکت فرمائی۔ ملک کے ممتاز دانش ور شعبہ فلسفہ جامعہ کراچی کے صدر اور کلیہ فنون کے رئیس ڈاکٹر منظور احمد صاحب نے بھی اس جلسے میں بطور خاص شرکت کی اور نگار پاکستان" کے سالنامہ ۱۹۹۱ء کو موضوع سخن بناتے ہوئے "نیاز و نگار" کی فکری و علمی خدمات پر بصیرت افروز اظہار خیال کیا۔ اس موقعہ پر فکر انگیز اور سنجیدہ مقالات پر مبنی ایک بہت کار آمد سوینئر بھی سامعین میں تقسیم کیا گیا۔ جلسہ تقریباً ۹ بجے شب چائے کی تواضع کے ساتھ اختتام کو پہنچا۔

اس بار علامہ نیاز فتح پوری کا ایک طویل اور بہت اہم مقالہ نذر قارئین کیا جا رہا ہے۔ یہ مقالہ غالب کی فارسی شاعری کے بارے میں ہے اور اس معیار و انداز کا ہے کہ غالب کی فارسی شاعری اور فارسی شاعری میں غالب کے مرتبے کو سمجھنا اسکی معرفت آسان ہو جاتا ہے۔

نیاز فتح پوری کا یہ مقالہ اوّل اوّل ماہنامہ نگار میں شائع ہوا تھا اور اپنی اثر آفرینی کے لحاظ سے ہمہ گیر ثابت ہوا تھا۔ غالب کے اردو کلام کے حق میں جو کام ڈاکٹر عبدالرحمٰن بجنوری کے مقالے "محاسن کلام غالب" نے کیا تھا۔ وہی کام غالب کے فارسی کلام کے سلسلے میں نیاز فتح پوری کے اس مقالے نے کیا۔ سارے علمی و ادبی حلقوں میں ذوق و شوق سے پڑھا گیا اور بعد کو نیاز فتح پوری کی تنقیدی کتاب "انتقادیات" میں شامل ہوا۔ یہ بات سب کو معلوم ہے کہ فارسی کا ذوق ہمارے معاشرے سے رفتہ رفتہ ختم ہوتا جا رہا ہے۔ علامہ اقبال کی فارسی شاعری اس ذوق کو سہارا دئے ہوئے ہے۔ اگر اس ذوق کو تحفظ دینا ہے اور اردو فارسی کے باہم رشتوں کو استوار رکھنا ہے۔ تو پھر گاہے گاہے فارسی شاعری خصوصاً کلاسیکی فارسی شاعری کی طرف توجہ دینی ہو گی۔

برصغیر کے فارسی شعراء میں درجنوں قابل توجہ ہیں۔ لیکن خسرو، فیضی، بیدل اور غالب تو سب ان کے سرخیل ہیں۔ ان کے خوبصورت اشعار ابھی ہم میں سے بہتوں کے ذہن میں محفوظ ہیں اور نشاط روح کا وسیلہ ہیں غالب اور غالب کی فارسی شاعری ہمارے عہد اور ہماری سماجی اور سیاسی زندگی سے بہت قریب ہے۔ غالب اردو فارسی دونوں کے عظیم المرتبت شاعر ہیں اور دونوں حیثیت میں انہوں نے ہمیں یکساں متاثر کیا ہے۔ مولانا حالی اور علامہ اقبال جیسے بڑے شاعروں نے ان سے استفادہ کیا ہے اور ان کے فکر و نظر کی داد دی ہے۔ علامہ نیاز فتح پوری کا مقالہ اسی اعتراف عظمت کی ایک کڑی ہے۔ اور مجھے یقین ہے یہ مقالہ صاحبان ذوق کی اس تشنگی کو دور کرے گا جو وہ فارسی شاعری خصوصاً غالب کی فارسی شاعری کے سلسلے میں محسوس کر رہے ہیں

یہ مقالہ نگار پاکستان جنوری ۱۹۹۲ء میں پیش کیا گیا ہے اور اوپر کی تحریر اسی شمارے کا پیش لفظ یا ملاحظات ہے۔

اخباری انٹرویو میں وفاقی محتسب اعلٰے ریٹائرڈ جسٹس عثمان علی شاہ سے پوچھا گیا۔ کیا معاشرے میں موجودہ کرپشن کی ایک وجہ یہ بھی نہیں کہ ہم اسلامی تعلیمات سے دور ہوتے جا رہے ہیں۔ آپ نے جواباً کہا اسلام سے دوری ایک نہیں کئی برائیوں کی جڑ ہے۔ اور ضرورت اس امر کی ہے کہ اسلامی تعلیمات کا پرچار کرنے کی بجائے انہیں عملی طور پر نافذ کیا جائے۔ مثلاً اسلام نے عورت کو حجاب میں رہنے کی تلقین کی ہے۔ اور یہ عملی طور پر ممکن بھی ہے کہ ہماری خواتین حجاب میں رہتے ہوئے بھی معمولات زندگی جاری رکھ سکتی ہیں۔ لیکن ہم عمل کی طرف نہیں آتے جس سے کئی خرابیاں جنم لیتی ہیں۔ اس کے علاوہ موجودہ دور مادیت کا ہے۔ پیسے کی ایک دوڑ لگی ہوئی ہے۔ لوگ جائز و ناجائز ذرائع سے دولت سمیٹنے کے چکر میں ہیں۔

ان سے پوچھا گیا ان مسائل کا حل کیا ہے۔ تو انہوں نے کہا سب سے پہلے تو جاہلیت کو ختم کیا جائے۔ حکومت کو چاہیئے کہ تعلیم عام کرے اس سلسلے میں ایک جامع منصوبہ تیار کیا جائے اور پھر ہنگامی بنیادوں پر اس پر عمل درآمد کرا دیا جائے اسی طرح مذہب کے پھیلاؤ کا کام بھی حکومت اپنے ذمہ لے۔ اکثر علماء نے مذہب کو انتہائی مشکل بنا دیا ہے۔ جس سے نوجوان نسل میں مذہب سے دوری کے رجحان میں اضافہ ہو رہا ہے۔ جسٹس صاحب نے اپنے متعلق بتایا۔ میرا تعلق ایک غریب سید خاندان سے ہے۔ دادا فقیر منش آدمی تھے والد نے مڈل کیا تھا اور ایک سکول میں ملازمت کرتے تھے۔ اعلیٰ درجہ کے خوش نویس بھی تھے۔ ان کی خواہش تھی کہ اولاد کو اعلیٰ تعلیم دلوائیں میں نے بھی ایف ایس سی کرنے کے بعد آگرہ میڈیکل کالج میں ایڈمشن لے لیا۔ والد کے انتقال اور پھر تقسیم ہندوستان کے بعد تعلیم ادھوری چھوڑنی پڑی۔ پاکستان آنے کے بعد کسی میڈیکل کالج میں تو داخلہ نہ لے سکا لیکن قانون کی ڈگری حاصل کر لی۔ چھبیس سال وکالت کی اس کے بعد ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ میں جج کی حیثیت سے فرائض انجام دیئے۔ اور جنوری ۱۹۹۱ء میں ریٹائر ہونے کے بعد دوسرا مستقل محتسب مقرر ہوا۔

روزنامہ جنگ کا ایک اداریہ

سندھ میں ڈاکوؤں نے ٹنڈو الہ یار کے قریب ۶ افراد کو گولیوں سے اڑا دینے کے بعد دو روز کے اندر اندر شہر سے سندھی آبادی کو نکل جانے کی وارننگ دی ہے اور کہا ہے کہ اس کے بعد شہر کو ڈاکوؤں سے اڑا دیا جائے گا۔ ڈاکوؤں نے ریل گاڑیاں اور ریل کی پٹڑیاں اور دوسری سرکاری تنصیبات پر بھی حملے کرنے کی دھمکی دی ہے۔ سندھ کے نئے وزیر اعلیٰ کی طرف سے ابھی تک صوبے میں امن و امان بحال کرنے کے لئے کوئی ٹھوس قدم نہیں اٹھایا گیا بلکہ ڈکیتی قتل اور اغوا کی وارداتوں کے علاوہ گاڑیوں پر حملوں، مساجد کے نمازیوں اور کمسن بچوں کے اغوا کے واقعات میں تیزی سے اضافہ ہوا ہے۔ ایم کیو ایم کے شہزاد مرزا کے قاتل ابھی تک پکڑے نہیں گئے۔ جس پر ایم کیو ایم کے رہنماؤں نے حکومت سے اپنے تعلقات پر نظر ثانی کی وارننگ دے دی ہے۔ حکومت

باقی ص۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعارف

ریویو آف ریلیجنز

انگلستان سے احمدیہ جماعت کے شائع ہونے والے "ریویو آف ریلیجنز" کے دو شمارے (جنوری/فروری) ملے ہیں۔ یہ رسالہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ارشاد پر ۱۹۰۲ء میں قادیان سے شروع کیا گیا تھا۔ کچھ عرصہ کے لئے اردو اور انگریزی دونوں زبانوں میں چھپتا رہا اور اسی طرح اس سے پہلے بھی کچھ عرصہ انگلستان سے شائع ہوتا تھا۔ اگرچہ بعد میں پاکستان سے شائع ہونا شروع ہوا اور پھر طباعت اور سرکولیشن کی آسانیوں کے پیش نظر ایک دفعہ پھر اسے انگلستان ہی سے شائع کرنا شروع کر دیا گیا۔ وہاں جماعت کا اپنا اچھا خاصا پریس موجود ہے۔ جہاں سے یہ رسالہ طبع کروایا جاتا ہے۔ مضامین عام طور پر مذہبی ہوتے ہیں۔ لیکن مذہبی مضامین زندگی کے مختلف پہلوؤں سے تعلق رکھتے ہیں۔ کہیں "نئے ادارہ اقوام متحدہ" کا ذکر ہے اور کہیں ماحولیات کا۔ معاشی زندگی کے متعلق بھی مضامین ملتے ہیں اور اقتصادی خوشحالی کے لئے جن امور کی ضرورت ہوتی ہے ان کا بھی ذکر آتا ہے۔ احمدیہ جماعت کی کارکردگی کے مختلف پہلو سامنے لائے جاتے ہیں اور اس کے عقائد بھی اپنی جماعت کے لوگوں کو ذہن نشین کرانے کے لئے مختلف زاویوں سے پیش کئے جاتے ہیں۔ مضمون نگاروں میں مغربی افریقہ کے تعلیم یافتہ لوگ بھی شامل ہیں اور امریکہ کے لوگ بھی۔ اسی طرح بعض مضامین عرب ممالک کے باشندوں کی نگارشات ہوتی ہیں۔ پاکستانی احمدی علماء میں سے مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری اور مولانا جلال الدین صاحب شمس کے علاوہ بعض دوسرے علماء کے تحریر کردہ مضامین بھی شامل اشاعت ہوتے ہیں۔

جنوری کے شمارہ میں اداریہ "ایک نئی اقوام متحدہ" پر تحریر کیا گیا ہے۔ اس اداریے کے آخیر میں اقوام متحدہ کو یہ مشورہ دیا گیا ہے کہ اگر یہ ادارہ دوبارہ اپنے آپ کو قابل اعتماد ثابت کرنا چاہتا ہے تو اسے سچائی اور صرف سچائی اور انصاف کا ساتھ دینا چاہیئے اور دنیا بھر کے تمام معاملات میں سچائی ہی کو اپنا معیار بنانا چاہیئے جونہی یہ ادارہ کسی طاقت کے مفاد کو مدنظر رکھتے ہوئے کام کرتا ہے۔ یہ اپنا اعتماد کھو بیٹھتا ہے۔ اور اس کے متعلق نہیں کہا جاسکتا کہ یہ امن کے قیام کا ادارہ ہے۔

اس سے پہلے یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ ادارہ اپنی راہ سے ہٹ چکا ہے۔ اور وہ اصول جن کے لئے اس کی تشکیل دی گئی تھی انہیں پس پردہ ڈال چکا ہے۔ مثال کے طور پر قیام امن ہی کو لیجئے۔ اس کی ممبر ریاستوں کے آپس میں جھگڑے دل کو نپٹانے کے لئے اور امن قائم کرنے کیلئے چاہیئے تو یہ کہ یہ سب کو ایک جیسا سمجھے اور ایک جیسا سلوک کرتے ہوئے امن کا قیام وجود میں لائے۔ لیکن ایسا نہیں ہے۔ خاص طور پر اسرائیل کا ذکر کرتے ہوئے کہا گیا ہے کہ عرب ممالک کے مقابلہ میں اسرائیل کی زیادہ طرفداری کی جاتی ہے۔ پہلے تو یہ قرارداد پاس کی گئی کہ صیہونیت نسل پرستی کے برابر ہے لیکن بعد ازاں اس قرارداد کو منسوخ کر دیا گیا۔

فروری کے شمارے کا اداریہ اس بات سے تعلق رکھتا ہے کہ اللہ تعالے غیب کا علم جانتا ہے اور وہ اپنے بندوں کو غیب کا علم دیتا بھی ہے۔ ازمنہ سابقہ میں خاص طور پر بعض پیشگوئیوں کا ذکر کرتے ہوئے بتایا گیا ہے کہ یہ باتیں خدا تعالے کے سوا کوئی نہیں بتا سکتا تھا اور جس طرح یہ پوری ہوئی ہیں اس سے خاص طور پر پتہ چلتا ہے کہ ان کا منبع اور ماخذ خدا تعالے کی ذات تھی۔

ایک اور مضمون میں یہ بتایا گیا ہے کہ قرآن کریم میں خواتین کا کیا مقام ہے یورپ میں یہ بات خاص طور پر قابل توجہ ہے کہ معاشرے میں عورت کے مقام کو متعین کیا جائے تاکہ پتہ چلے کہ گھر کا مرکزی نقطہ کتنا اہم ہے۔ قادیان کے صد سالہ جلسہ کے متعلق مسٹر رفیق اے چانن کے تاثرات پیش کئے گئے ہیں اسی طرح بعض اور مضامین بھی خاصی توجہ کے قابل ہیں۔

پرچے کے حصول کے لئے آپ احمدیہ جماعت انگلستان کی طرف رجوع کیجئے۔ ریویو آف ریلیجنز کے ایڈیٹر مکرم بشیر احمد صاحب آرچرڈ اور اس کے بورڈ کے چیئرمین مکرم بشیر احمد صاحب رفیق ہیں۔

(ن ـ س)

بعض لوگ مُتَّفِقَہ، مُتَّحِدَہ اور مُعاہِدَہ بولتے ہیں حالانکہ ان کا اصل تلفظ مُتَّفِقَہ، مُتَّحِدَہ اور مُعاہَدَہ ہے۔

ہماری تاریخ

س: جلسہ سالانہ ۱۹۲۸ء میں حاضری میں غیر معمولی اضافہ کس طرح ہوا۔

ج: ریل گاڑی میں سفر کی آسانی کی وجہ سے۔

س: حضرت سارہ بیگم صاحبہ نے یونیورسٹی بھر میں ادیب کے امتحان میں کون سی پوزیشن حاصل کی تھی۔

ج: صوبہ بھر کی خواتین میں اوّل اور یونیورسٹی میں چوتھی پوزیشن حاصل کی تھی۔

س: مسلمانان ہند کی اپنی مسلم نیوز ایجنسی کے قیام کی تجویز سب سے پہلے کس نے اور کب دی؟

ج: الفضل ۱۹ فروری ۱۹۲۹ء کی اشاعت میں اس طرف توجہ دلائی۔

س: قادیان سے ریل گاڑی پر دعوت الی اللہ کے لئے روانہ ہونے والے پہلے مربی ۲۲ فروری ۱۹۲۹ء کو روانہ ہوئے۔ کون تھے۔ اور کہاں کے لئے روانہ ہوئے۔

ج: مولوی نذیر احمد علی صاحب مغربی افریقہ کیلئے روانہ ہوئے۔

س: جون ۱۹۳۰ء میں "ٹریبیون" اخبار نے کیا غلط خبر شائع کر کے جماعت کو دہلا دیا۔

ج: حضور کا حرکتِ قلب بند ہو جانے سے انتقال ہو گیا ہے۔

س: ۱۹۳۰ء میں ہونے والی گول میز کانفرنس میں مکرم چوہدری ظفر اللہ خان صاحب نے شرکت کی آپ کے لئے قائداعظم نے کیا فرمایا۔

ج: قائداعظم اکثر فرماتے تھے کہ ظفر اللہ خان صاحب کا دماغ خداوند کریم کا زبردست انعام ہے۔

س: قادیان میں فروری ۱۹۳۰ء کو احمدی خواتین کی جس لائبریری کا افتتاح ہوا۔ اس کا نام کیا تھا۔

ج: امۃ الحیٔ لائبریری۔

س: ۱۹ مارچ ۱۹۴۵ء کو مجلس مذہب و سائنس کا پہلا اجلاس ہوا۔ صدر کون تھے۔؟

ج: صاحبزادہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب۔

س: تعلیم الاسلام ریسرچ سوسائٹی کی بنیاد کب رکھی گئی۔

ج: ۱۸ جنوری ۱۹۴۵ء ۱۳۲۴ ہش

س: تعلیم الاسلام کالج کے طلباء نے کس بادشاہ کو گارڈ آف آنر پیش کیا۔

ج: شہنشاہ ایران کی آمد پر جو گارڈ آف آنر پیش کیا گیا۔ اسمیں ۸۰ فیصد کالج کے طالبعلم تھے۔

س: تعلیم الاسلام کالج کی ٹیموں کی کھیلوں میں کیا پوزیشن تھی۔

ج: فٹ بال، والی بال، بیڈمنٹن اور تیراکی کی ٹیمیں اعزاز حاصل کرتی رہیں۔ کشتی رانی کی ٹیم پنجاب روئنگ ایسوسی ایشن کے سالانہ مقابلوں میں اوّل آئی۔

س: کالج کا علمی ادبی مجلہ کس نام سے کب جاری ہوا۔

ج: "المنار" اپریل ۱۹۵۰ء میں جاری ہوا۔

س: ربوہ میں ٹیلی فون کا اجراء کب ہوا۔؟

ج: ۱۲ مئی ۱۹۵۱ء کو

س: ربوہ سے پہلا ٹیلیفون کس جگہ کے لئے کیا گیا۔

ج: امیر صاحب جماعت قادیان کو۔ الفاظ تھے۔ "جماعت کو سلام۔ بیماروں کی عیادت اور دعاؤں کی تحریک"۔

س: ۲۸ اپریل ۱۹۵۱ء کو سول کوارٹرز پشاور میں احمدیہ بیت الحمد کا سنگ بنیاد کس نے رکھا۔

ج: حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے) نے رکھا۔

س: ستمبر ۱۹۵۱ء میں قادیان سے ایک رسالہ کا اجراء ہوا۔ اس رسالہ کا نام بتائیے۔

ج: "درویش"

س: اگست ۱۹۵۱ء میں نائیجیریا سے ایک ہفتہ وار اخبار جاری ہوا تھا۔ اس کا نام اور اسکے ایڈیٹر کا نام بتائیے۔

ج: دی ٹروتھ ایڈیٹر نسیم سیفی۔

س: ۱۹۵۲ء میں پنجاب میں صوبائی امارت قائم ہوئی۔ پنجاب کے امیر کون تھے۔

ج: مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ سرگودھا۔

س: جناب وزیرِاعظم پاکستان، خواجہ ناظم الدین صاحب سے ۱۷ جولائی ۱۹۵۲ء کو ایک احمدی وفد نے ملاقات کی اس وفد میں کون سے بزرگ شامل تھے۔

ج: حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب درد (سابق مربی انگلستان) مولانا جلال الدین صاحب شمس۔ مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری۔ ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم گجراتی۔ جناب شیخ بشیر احمد صاحب سینئر ایڈووکیٹ سپریم کورٹ۔

س: کراچی میں وزیرِاعظم سے گفتگو کے دوران حکومت کی طرف سے کون کون سے اصحاب موجود تھے

ج: وزیراعظم پاکستان، سردار عبدالرب صاحب نشتر۔ میاں مشتاق احمد صاحب گورمانی۔ فضل الرحمان صاحب بنگالی۔

س: ۱۹۶۱ء میں مشرقی افریقہ کے ایک ملک میں لجنہ اماء اللہ قائم ہوئی۔

ج: اکتوبر ۱۹۶۱ء میں یوگنڈا میں جنجہ کے مقام پر لجنہ اماء اللہ کا قیام عمل میں آیا۔

س: ۲۲ فروری ۱۹۶۲ء کو ربوہ کی کس عمارت کا سنگِ بنیاد رکھا گیا۔ اور کس نے رکھا۔

ج: نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ کی نئی عمارت کا سنگِ بنیاد رکھا گیا اور سنگِ بنیاد حضرت سیدہ ام متین صاحبہ صدر لجنہ نے رکھا۔

س: ۱۸ مارچ ۱۹۶۲ء کو افریقہ کے کس ملک میں احمدیہ ہسپتال کا افتتاح ہوا۔

ج: کانو۔ نائیجیریا

س: جلسہ سالانہ ۱۹۶۲ء کے موقعہ پر ۲۹ دسمبر کو

باقی صـ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا:۔ مکرم سید لئیق احمد شاہ صاحب شکور پارک ربوہ کے والد ڈاکٹر سید محمود احمد شاہ صاحب گردہ کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔

○ مکرم شریف احمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت باٹا پور ان دنوں پیشاب کی رکاوٹ اور اعصابی دردوں سے علیل ہیں۔

○ مکرم عبدالرحیم یونس صاحب کی صحت اور بینائی بہت کمزور ہو رہی ہے۔ چکر آتے ہیں اور جوڑوں کا درد بھی رہتا ہے۔

احباب ان سب کی کامل شفایابی کیلئے دعا کریں۔

سانحہ ارتحال: مکرم امین الرشید صاحب ہاشمی اطلاع دیتے ہیں کہ مکرم خواجہ عبدالمجید صاحب ابن خواجہ غلام نبی صاحب سابق امیر جماعت کلکتہ مورخہ ۳۱ مارچ ۹۲ء کو صبح ۸ بجے مختصر علالت کے بعد بعمر ۸۰ سال کراچی میں انتقال کر گئے۔ جنازہ ربوہ لایا گیا اور نماز عصر کے بعد نماز جنازہ مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب نے بیت المبارک میں پڑھائی۔ آپ موصی تھے اور اسیر راہ مولا کی صعوبت بھی اٹھائی۔

○ مکرم سعید احمد صاحب کارکن الفضل کے بڑے بھائی مکرم چوہدری غلام احمد صاحب ریٹائرڈ صوبیدار مورخہ ۲۰ مارچ ۹۲ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ موصوف کو دل کا دورہ پڑا جو جان لیوا ثابت ہوا۔ انکی عمر ۶۰ سال تھی۔

احباب ان کی بلندئ درجات کے لئے دعا کریں۔

قرارداد تعزیت

مکرم و محترم مولانا قمر الدین صاحب مختصر علالت کے بعد اکانوے برس کی عمر میں ۲۰ فروری ۹۲ء کو اس دار فانی سے رخصت ہو گئے۔ آپ کا انتقال پر ملال افراد جماعت کے لئے عموماً اور خدام الاحمدیہ کے لئے خصوصاً ایک افسوسناک خبر ہے۔ آپ تاریخ احمدیت میں منفرد اور ممتاز مقام رکھتے تھے ۱۹۳۸ء میں حضرت فضل عمر نے جب مجلس خدام الاحمدیہ قائم فرمائی تو آپ کو اس کا پہلا صدر مقرر فرمایا۔ اسکے علاوہ جماعت کے دیگر اہم شعبوں میں بھی آپ کو نمایاں خدمات کی توفیق ملی۔ آپ اسسٹنٹ پرائیویٹ سیکرٹری حضرت فضل عمر، انچارج شعبہ رشتہ ناطہ، انسپکٹر اصلاح وارشاد، زعیم اعلیٰ مجلس انصار اللہ ربوہ، قائد تربیت انصار اللہ مرکزیہ جیسے اہم عہدوں پر فائز رہے۔

ہم ممبران مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ پاکستان۔ قائدین علاقہ اور قائدین اضلاع آپکے ممبران خاندان سے دلی تعزیت اور ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں اور دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے فضل سے جوار رحمت میں جگہ دے۔ نیز جملہ پسماندگان کو ان کی خدمات زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ ہم ہیں دعا گو

اراکین مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ پاکستان۔ قائدین علاقہ و قائدین اضلاع

اپنی رقم لے لیں: مورخہ ۲۷ مارچ کو نماز جمعہ سے پیشتر بیت اقصیٰ ربوہ میں کسی کی گری ہوئی رقم ملی ہے۔ وہ صاحب نشانی بتا کر خاکسار سے حاصل کر لیں۔

(سید احمد علی ربوہ نائب ناظر اصلاح وارشاد)

اعلان گمشدگی: مکرم سید احمد علی صاحب ربوہ اطلاع دیتے ہیں کہ ہماری ایک معمر بہن کا ایک شاپر جسمیں کچھ کپڑے اور نقدی ہے بیت الاقصیٰ ربوہ میں بروز جمعہ مورخہ ۲۰ مارچ ۹۲ء کو گر گیا ہے۔ جن صاحب کو یہ اشیاء ملی ہوں وہ براہ کرم نظارت اصلاح وارشاد ربوہ میں پہنچا کر ممنون فرمائیں نقدی کی مقدار دفتر ان کو بتائے گا۔

بقیہ: ص۱ سے آگے

نے ان پر عمل کرنا شروع کر دیا تو پھر ہم یہ یقین کر سکیں گے کہ اگر طاقتوروں نے غلطی کی تو پھر بھی اس کا اتنا بڑا نقصان بنی نوع کو نہیں پہنچے گا کیونکہ کمزور اپنی اصلاح کے ذریعے ان غلطیوں کی زد سے بچتے چلے جائیں گے اور اپنا دفاع وہ خود کر لیں گے۔ اگر یہ نہ ہوا تو آپ دیکھیں گے کہ جگہ جگہ جنگیں ہونگی غریب قومیں غریب قوموں سے لڑیں گی۔ امیر قوموں سے ہتھیار خریدیں گی اور اپنے غرباء کا خون چوس کر اپنے ساتھی غرباء کا خون بہانے کے انتظامات کریں گی۔

یہ اس دنیا کا خلاصہ ہے۔ بڑا مکروہ خلاصہ ہے۔ لیکن امر واقعہ یہ ہے کہ جب اخلاق سے عاری ہو کر سیاست پر نظر کی جاتی ہے تو اس کے سوا اور کوئی خلاصہ نہیں نکل سکتا۔

پس اپنے اس رمضان میں خاص طور پہ دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ بنی نوع انسان کو عقل اور تقویٰ اور انصاف عطا کرے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۲ مارچ ۱۹۹۱ء)

بقیہ: ص۳ سے آگے

تو اس کی شعاعیں ہم تک نہ پہنچیں۔ غرض دنیا کی ہر چیز محتاج ہے اور کوئی محتاج قدیم نہیں ہو سکتا۔ اس لئے معلوم ہوا کہ دنیا کی ہر چیز حادث ہے۔ تو جب حادث ثابت ہوئی تو کوئی محدث ہونا چاہیئے۔ اور جو ہستی اتنے بڑے عظیم الشان کارخانہ کا محدث ہو۔ وہی عبادت اور پرستش کے لائق ہے۔ اور اسی کو مذہبی اصطلاح میں خدا کہتے ہیں۔

۔ دنیا میں ہم دیکھتے ہیں کہ کوئی مصنوع بغیر صانع کے نہیں۔ دیکھو اگر جنگل میں ہم کو ایک صندوق مل جائے اگر اس کے بنانیوالے کو ہم نے نہیں دیکھا اور نہ وہ صندوق ہمارے سامنے بنایا گیا تب بھی ہم یہی یقین کریں گے کہ ضرور اسے کسی نہ کسی نے بنایا ہے۔ غرض ایک ادنیٰ سے ادنیٰ چیز بھی جب ہمارے سامنے آوے گی تو ہم اسے دیکھتے ہی اپنے دل میں اس خیال کو جگہ دیں گے کہ اسے کسی نے بنایا ہے اور یہ خود بخود نہیں بنی اور اس بات میں ایک دہریہ بھی ہمارے ساتھ شریک ہے۔ وہ جب کوئی عمارت بنی ہوئی دیکھتا ہے تو اسے بھی یہی یقین ہوتا ہے کہ یہ خود بخود نہیں بنی۔ بلکہ اس کا کوئی بنانے والا ہے۔ حالانکہ اس نے اس کے بنانے والے کو نہیں دیکھا ہوتا سو جب ہماری فطرت بھی یقین رکھتی ہے کہ ہر مصنوع کا کوئی نہ کوئی صانع ضرور ہوتا ہے۔ اور ہمارا مشاہدہ بھی یہی کہتا ہے تو پھر دہریوں کا یہ کہنا کہ اتنے بڑے نظام کا کوئی خالق نہیں۔ اور یہ تمام دنیا خود بخود ہے۔ زمین۔ سورج۔ چاند وغیرہ آپ ہی آپ ہیں کیسا غلط اور فطرت کے خلاف عقیدہ ہے۔ جب ایک قلم ایک دوات ایک کاغذ بھی بغیر بنانے والے کے نہیں بنتا۔ تو اتنا بڑا انتظام اور ایسا پر حکمت انتظام کس طرح بغیر صانع اور خالق کے قائم ہے۔ اگر یہ کہیں کہ ہم مکانوں اور عمارتوں کو بنتا دیکھتے ہیں۔ اس لئے ہم کہتے ہیں ان کو کسی نے بنایا ہوگا۔ لیکن دہریوں کی یہ بات بالکل لغو ہے۔ کیا مصر کے میناروں کے معمار کسی نے دیکھے ہیں۔ ہرگز نہیں۔ لیکن پھر بھی دہریہ تک مانتے ہیں کہ وہ مینار بھی کسی کے بنائے ہوئے ہیں۔ پھر ایک اور بات سنو۔ کیا ایسی ایجاد جو پہلے کسی نے نہ کی ہو وہ ایک دہریہ کو دکھائی جاوے تو کیا دہریہ یہ اقرار کریگا کہ یہ خود بخود ہے ہرگز نہیں۔ کیا فونوگراف جو دنیا میں پہلے کسی نے نہیں بنایا۔ کیا پہلے پہل جب کوئی دہریہ اسے دیکھتا ہے تو یہی سمجھتا ہے کہ وہ خود بخود ہے۔ ہرگز نہیں۔

غرض یہ بات صاف ظاہر ہے کہ کوئی چیز بغیر صانع کے نہیں ہوتی اس لئے یہ کہنا کہ دنیا خود بخود ہے اور کوئی اس کا پیدا کرنے والا نہیں۔ ایک بالکل غلط بات ہے۔ علاوہ ازیں ایک مثال پر غور کرو۔ ایک شخص ایک کاغذ پر سیاہی گری ہوئی دیکھتا ہے۔ تو وہ خیال کرتا ہے کہ کسی انسان نے گرائی ہوگی۔ مگر ساتھ ہی یہ خیال بھی کرتا ہے کہ شاید کسی چوہے وغیرہ نے دوات الٹا دی ہو۔ لیکن اگر اس کاغذ پر تین چار سطریں لکھی ہوئی ہوں۔ خواہ وہ ایسی زبان میں کیوں نہ ہوں جس کو دیکھنے والا نہیں سمجھتا۔ تب بھی یہی یقین کرے گا کہ یہ صرف انسان کا فعل ہے۔ کسی جانور کا نہیں۔ یہ اسی لئے کہ سطروں کا لکھنا ایک اعلیٰ کام ہے اور ترتیب پر مبنی ہے۔

سو جس طرح ایک شخص تین چار سطروں کو دیکھ کر اس نتیجہ پر پہنچتا ہے کہ اس ترتیب کا ضرور کوئی مرتب ہونا چاہیئے۔ اسی طرح ہم بھی جب دنیا اور نظام عالم کو دیکھتے ہیں تو ہم بھی اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ ایسے پر حکمت اور مرتب نظام کا بھی کوئی پیدا کرنے والا ہے۔ اور اسی کو ہم خدا کہتے ہیں۔

بقیہ: ص۴ سے آگے

بات کے لئے تیار کر رہا ہوں کہ میں اپنے لوگوں کی جتنی مدد مجھ سے ہو سکے ضرور کروں۔

کہتے ہیں کہ مسٹر شیورناڈزے کمیونسٹ پارٹی میں تیرہ سال تک سب سے زیادہ اقتدار رکھنے والے فرد تھے۔ اب بھی بہت سے لوگ جو کمیونزم کے خلاف ہو گئے ہیں ان کی مخالفت پر اسی لئے تلے ہوئے ہیں کہ انہیں یہ نظر آتا ہے کہ یہ شخص اب کچھ کر گزرے گا۔

بقیہ: ص۶ سے آگے

ربوہ میں کس عمارت کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔

ج:۔ دفتر وقف جدید کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔ پہلی اینٹ مولانا جلال الدین شمس صاحب (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے) نے رکھی۔ پھر بقیہ رفقائے حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے۔ پھر دوسرے افراد نے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ملکی خبریں

○ حکومت پنجاب نے سرکاری ملازمتوں پر پابندی ختم کر دی ہے۔ نئی ریکروٹمنٹ پالیسی کے تحت نچلے گریڈ میں ملازمتیں مقامی سطح پر ہی دی جائیں گی۔

○ سندھ میں عید کے روز ڈاکوؤں اور دیہاتیوں کے درمیان خونریز مقابلہ کے نتیجہ میں ۷ ڈاکو اور ۶ دیہاتی ہلاک ہو گئے۔ اطلاعات کے مطابق کنڈیارو کے نواح میں نور محمد گاؤں پر ڈاکوؤں نے راکٹ لانچروں اور کلاشنکوفوں سے حملہ کر دیا۔ جواباً دیہاتیوں نے بھی فائرنگ کی بعد میں پولیس بھی دیہاتیوں کی مدد کے لئے پہنچ گئی۔

○ وفاقی حکومت نے پولیس اصلاحات کے لئے دی جانے والی گرانٹ کے مبینہ غلط استعمال کے بارہ میں سندھ اور سرحد کی حکومتوں سے وضاحت طلب کر لی ہے۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ ان کی پارٹی سندھ میں امن و امان کے مسئلہ پر حکومت سے تعاون کرنے کے لئے تیار ہے۔

○ افغان مجاہدین کی دو تنظیموں اتحاد اسلامی اور حزب اسلامی کے رہنماؤں نے پشاور میں ایک مشترکہ پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے اقوام متحدہ کے امن فارمولا کو مسترد کرنے کا اعلان کیا۔

○ عید کے روز ڈسکہ کے نواحی گاؤں ملکھانوالہ میں یونین کونسل کے چیئرمین کو انتخابی رنجش کی بنا پر قتل کر دیا گیا۔

○ حکومت پاکستان نے انسانی بنیادوں پر افغان عوام کی مدد کے لئے خوراک کی دوسری کھیپ روانہ کر دی ہے۔ ایک ۱۳۰ ٹن طیارہ گندم کی بوریاں لے کر اسلام آباد سے کابل روانہ ہو گیا۔

○ قومی اسمبلی کا بجٹ اجلاس ۴ مئی کو اور سینیٹ کا اجلاس ۱۴ اپریل کو شروع ہو گا۔ توقع ہے کہ قومی اسمبلی میں ۱۴ مئی کو آئندہ مالی سال کا بجٹ پیش کیا جائے گا۔

○ پنجاب کے وزیر اعلیٰ اوکاڑہ سے لاہور آتے ہوئے سڑک پر حادثہ سے بال بال بچ گئے۔ انکی کار جب گوگیرہ بس سٹینڈ کے قریب پہنچی تو لاہور سے آنے والی ایک بس پٹرول پمپ سے اچانک نمودار ہو گئی۔ وزیر اعلیٰ کے ڈرائیور کو ہنگامی بریکیں استعمال کرنی پڑیں۔

غیر ملکی خبریں

○ بھارت میں ایک مسافر ٹرین مال گاڑی سے ٹکرا گئی جس سے ۲۱ افراد ہلاک اور ۱۵ زخمی ہو گئے۔

○ اٹلی کے حالیہ انتخابات میں کوئی جماعت واضح اکثریت حاصل نہیں کر سکی۔ جس کے باعث سیاسی بحران کی کیفیت پیدا ہو گئی ہے۔

○ بی بی سی نے خبر دی ہے کہ ایک مسافر بردار طیارہ جس میں تنظیم آزادی فلسطین کے رہنما یاسر عرفات سوار تھے لیبیا کی فضائی حدود میں لاپتہ ہو گیا ہے۔ یہ طیارہ سوڈان سے لیبیا میں داخل ہوا تھا کہ اس کا فضائی رابطہ منقطع ہو گیا۔

○ اقوام متحدہ کے انڈر سیکرٹری نے لیبیا کے صدر کرنل قذافی سے طرابلس میں ملاقات کی ہے۔ وہ انہیں اس امر کے لئے آمادہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں کہ وہ سلامتی کونسل کی قرارداد کے مطابق طیارہ کی تباہی میں ملوث لیبیا کے دو باشندوں کو امریکہ کے حوالے کر دے۔

برائے فروخت

سوزوکی موٹر سائیکل A-80

ماڈل 87

رابطہ شریف ڈینٹل کلینک

اقصیٰ روڈ ربوہ

بقیہ : صـ۵ سے آگے

کو ایک طرف سرحد میں اے۔این۔پی کی ناراضگی کا سامنا ہے تو دوسری طرف سندھ میں ایم کیو ایم کی وارننگ اس کے لئے پریشانی کا باعث ثابت ہو گی۔ حکومت سندھ اپوزیشن سے تعاون حاصل کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکی اور فریقین کے درمیان پہلے کی طرح اختلافات اور محاذ آرائی نظر آ رہی ہے۔ یہی صورت حال جام صادق کی ناکامی کا باعث تھی اور اگر نئے وزیر اعلیٰ نے یہی پالیسی جاری رکھی اور اپوزیشن کا تعاون حاصل نہ کیا تو وہ حالات پر قابو پانے میں ناکام رہے گی۔ سندھ کی صورتحال دن بدن تشویشناک ہوتی جا رہی ہے۔ اصلاح احوال کے لئے کوئی ٹھوس اور مثبت قدم نہیں اٹھایا جاتا۔ اندرون سندھ اور دیہی علاقوں میں عوام کا جینا دوبھر ہو گیا ہے۔ صوبائی حکومت نے اگر بلاتاخیر شہریوں کو جان و مال کا تحفظ فراہم نہ کیا تو سابقہ حکومتوں کی طرح اس پر سے بھی عوام کا اعتماد اٹھ جائے گا۔

دانتوں کا معائنہ مفت

احمد ڈینٹل کلینک

طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

اوقات کار:- ۳½ شام تا ۷ بجے

ڈینٹسٹ:- رانا مدثر احمد

الفیض پبلک سکول

دارالصدر غربی۔ ربوہ

ـــ اچھا رزلٹ دینے والا ادارہ ـــ

اہم خوشخبری

اللہ تعالیٰ کے فضل سے الفیض پبلک سکول دارالصدر غربی ربوہ نرسری تا پنجم سال ۱۹۸۳ء سے قائم ہے جو محکمہ تعلیم آف پنجاب سے منظور شدہ ہے اس بات کا ریکارڈ موجود ہے کہ ہمیشہ سے ہمارے ادارے کا بورڈ کا نتیجہ سو فیصد رہا ہے۔ سو فیصد رزلٹ کیساتھ ساتھ گذشتہ تین سال میں پوری تحصیل سے فرسٹ اور سیکنڈ پوزیشن کو قائم رکھا ہے۔ شازیہ ثمرین اور سیدہ طیبہ مرتضیٰ ان دونوں بچیوں نے وظیفہ حاصل کیا ہے۔ امسال بھی ادارہ ہذا نے اپنے ریکارڈز کو قائم رکھتے ہوئے سو فیصد نتیجہ کے ساتھ سیکنڈ پوزیشن کو قائم رکھا آپ بھی اپنے بچوں کی پختہ بنیاد اور اعلیٰ تعلیم و تربیت کی ضمانت کے لئے تجربہ کریں۔

نوٹ: ادارہ کو محنتی اساتذہ کی بھی ضرورت ہے، ٹرینڈ ٹیچرز کو ترجیح دی جائیگی ۱۲ اپریل تک تشریف لائیں

ہیڈ مسٹریس

الفیض پبلک سکول ربوہ

ہر قدیمی ہر اوّلین ہر شہرہ آفاق

حبّ اطہرا

سو گولی تیس روپے۔ مکمّل کورس -/۱۲۰ روپے

نبران

نرینہ اولاد کی مشہور دوا -/۱۲۰ روپے

زدجام عشق

تیس گولی ـــ -/۹۰ روپے

مشہور دواخانہ رجسٹرڈ گوجرانوالہ پاکستان

زبان سیکھنے کے شائقین کیلئے

خوشخبری

مجلس خدام الاحمدیہ مقامی مندرجہ ذیل زبانوں کی کلاسیں شروع کر رہی ہے۔

سرٹیفکیٹ کورس

سپنش ـ رشین ـ انگریزی ـ ترکش ـ جرمن ـ فرنچ ـ عربی

۱- کلاس میں داخلہ کی عمر اور تعلیم کی کوئی قید نہیں تاہم انگریزی کی بنیادی واقفیت کا ہونا ضروری ہے۔

۲- داخلہ فارم مجلس خدام الاحمدیہ مقامی کے شعبہ امور طلباء / معتمد سے دستیاب ہیں۔

دفتر خدام الاحمدیہ مقامی کے اوقات کار شام ۶ تا ۸ ہیں۔ کلاسیں روزانہ بعد نماز مغرب تا عشاء ہوا کریں گی۔

داخلہ فارم جمع کرانے کی آخری تاریخ ۹۲-۴-۱۸ ہے۔

(ناظم امور طلباء۔ مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ)